www.KitaboSunnat.com

قاری محمد ادریس العاصم ☆

مصحف المدينة النبوية کی اہمیت اور اس پر تحقیقی کام کا تعارف

زیر نظر مقالہ استاد القراء قاری محمد ادریس العاصم ﷾ کی ان علمی نگارشات پر مشتمل ہے، جو انہوں نے محکمہ اَوقاف کے زیر اہتمام داتا دربار کمپلیکس میں مطبوع مصاحف کے ضمن میں رسم وضبط کی غلطیوں سے آگاہی اور تدارک کے حوالے سے منعقد ہونے والے سیمینار میں پڑھنے کے لیے تیار کیا تھا،لیکن آپ اپنی علالت کے پیش نظر اس پروگرام میں شرکت نہ فرما سکے۔ہم قاری صاحب ﷾ کے انتہائی شکرگزار ہیں کہ انہوں نے یہ گراں قدر مقالہ ادارہ رشد کو 'قراءات نمبر' میں اشاعت کے لیے دیا۔

یاد رہے کہ اسی موضوع پر مجمّع الملك فهد کے امین عام ڈاکٹر محمد سالم بن شدید العوفی ﷾ نے تطوّر كتابة المصحف الشريف وطباعته وعناية المملكة العربية السعودية بطبعه ونشره وترجمة معانيه کے زیر عنوان تقریبا دو سو صفحات پر مشتمل ایک مفصل کتاب بھی لکھی ہے۔موضوع زیر بحث پر مزید معلومات کے شائقین اس کتاب کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔[ادارہ]

اللہ وحدہ لاشریک نے جب انسان کو تخلیق فرمایا تو اس کی روحانی اور اَخلاقی تربیت کے لیے اپنے برگزیدہ رسولوں کو مبعوث فرمایا۔ان پیغمبروں میں سے صاحب شریعت رسولوں کو کتب سماوی بھی عطا فرمائی گئیں تاکہ اس زمانے کے لوگوں کی روحانی واَخلاقی تربیت کا ایک دستور العمل ان کے درمیان موجود رہے۔

آنحضرت ﷺ سے قبل جس قدر بھی انبیاء ورسل مبعوث ہوئے وہ کسی خاص قوم اور ایک مخصوص مدت کے لیے مبعوث ہوئے تھے۔مگر آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی وہ عالی مرتبت ہستی ہے جن کو قیامت تک کے انسانوں کی راہنمائی کے لیے مبعوث کیا گیا اور یہی شان آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن حکیم کی ہے۔ضروری تھا کہ آپ ﷺ پر نازل ہونے والے قرآن حکیم فرقان حمید کو بھی تاقیامت قائم ودائم رکھا جائے۔یقیناً حفاظت قرآن کا اہم فریضہ انسان کے بس کا کام نہیں تھا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ خود لیا، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ [الحجر:۹]

''یعنی بے شک ہم ہی نے قرآن نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

اسی طرح اِرشادِ الٰہی ہے:

﴿لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ﴾ [حم السجدة:۴۲]

☆صدر مدرس المدرسة العالية تجويد القرآن، مسجد لسوڑیاں والی اہلحدیث، لاہور.....مصنف کتب کثیرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یعنی اس پر جھوٹ کا دخل نہیں آگے سے اور نہ پیچھے سے اتاری ہوئی ہے حکمتوں والے، سب تعریفوں والے کی۔''
اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو یہ مذہب جلیلہ سونپا کہ وہ قرآن کی حفاظت، جمع اور اس کی نشر واشاعت کا اہتمام کریں۔ پس آپ ﷺ نے قرآن حکیم کے الفاظ کی تحریری، صوتی اور ادائی ہر طریقے سے حفاظت کا اہم فریضہ سرانجام دیا۔
﴿اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ﴾ [العلق:۳،۴]
کے ذیل میں ڈاکٹر حمید اللہ رحمہ اللہ اپنے فرانسیسی ترجمہ قرآن میں تحریر فرماتے ہیں:
''اس پہلی وحی کا لب لباب انسانی علم کا ایک ذریعہ ہونے کے سبب قلم کی تعریف کرنا ہے جس سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ایک منصب جلیلہ قرآن کریم کو تحریری شکل میں محفوظ رکھنا بھی تھا۔'' [ابتدائیہ ص:۱۶۰]
ڈاکٹر حمید اللہ رحمہ اللہ کی اس بات کی مزید وضاحت اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جو کہ الدیلمی ص ۳۱۴، کنز العمّال، ج ۱۰، اور الدّر المنثور: ۱/۱ میں بیان ہوئی ہے کہ کاتبِ وحی حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:
«يا معاوية الق الدواة وحرف العلم وانصب البآء وفرق السين ولا تعور الميم وحسن الله ومد الرحمن وجود الرحيم وضع قلمك علىٰ أذنك اليسرىٰ فانه أذكر لك»
''یعنی اے معاویہ دوات کا منہ کھلا رکھو تا کہ تنگی کے سبب دقت نہ ہو اور قلم پر ترچھا قط لگاؤ اور بسم اللہ کی باء کو خوب بڑا لکھو اور سین کے دندانوں کو بھی واضح کرو اور میم کی آنکھ کو خراب نہ کرو اور لفظ اللہ کو خوبصورت لکھو اور رحمٰن کے نون کو دراز کرو اور الرحیم کو عمدگی سے لکھو اور اپنے قلم کو اپنے بائیں کان پر رکھو وہ تمہیں بھولی چیز یاد کرا دے گا۔''
غرض ان تمام انتظامات اور اہتمام کے ساتھ قرآن کو دورِ رسالت ﷺ میں محفوظ کیا جاتا رہا۔
صحابہ کرام کو آپ ﷺ نے قرآن کو تحریری صورت میں لکھنے کی خاص تربیت دی جیسا کہ یہ بات بیان کردہ حدیث سے بھی واضح ہے۔ علامہ سیوطی رحمہ اللہ [الاتقان فی علوم القرآن: ۳۴۸/۲] میں تحریر فرماتے ہیں کہ ''امام بیہقی رحمہ اللہ نے کتاب شعب الایمان میں ابی حکیم العبدی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا حضرت علیؓ میرے پاس سے گزرے میں اس وقت مصحف کی کتابت کر رہا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنے قلم کو جلی کر لو میں نے قلم پر ایک قط لگا لیا اور لکھنے لگا۔ حضرت علیؓ نے قلم کو ملاحظہ کیا اور فرمایا ہاں اب تم کتابت قرآن کو روشن اور واضح کرو گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے روشن اور واضح بنایا ہے جمہور علماء رسم اس بات کے حامی ہیں کہ قرآن کا مخصوص رسم الخط اللہ تعالیٰ کی جانب سے تھا اور قرآن کو اس مخصوص رسم الخط پر لکھنا دراصل آنحضرت ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔
جیسا کہ امام ابوالقاسم بن فیرہ الشاطبی الاندلسی رحمہ اللہ [متوفی ۵۹۰ھ] فرماتے ہیں:

وكل ما فيه مشهور بسنته

''یعنی قرآن حکیم میں جس قدر بھی اوضاع ہیں وہ سب آنحضرت ﷺ کے حکم اور سنت سے شہرت یافتہ ہیں۔''
برہان الدین ابراہیم بن عمر خلیل الجعبری السّلفی رحمہ اللہ ''روضة الطرائف فی رسم المصاحف'' میں فرماتے ہیں:
''رسم المصاحف توقيفی و واجب الاتباع بالاجماع وهو مذهب الائمة الاربعه''
قصہ مختصر کہ یہ رسم الخط اُمت کے لیے واجب الاتباع ٹھہرا اور اسی رسم کو خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دور میں جمع قرآنی میں بھی ملحوظ رکھا گیا اور اسی رسم الخط کا اہتمام خلیفہ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے دورِ خلافت میں جمع وترویج قرآن کے عظیم کام میں کیا۔ پھر اس کے بعد حضرت تابعین وتبع تابعین کا دور آیا قرآن کی رسم کے حوالے سے بڑی قابل قدر تحقیقات ہوئی اور اس سلسلے میں اصول وضوابط پر مبنی کتب وجود میں آئیں۔

عربی رسم الخط میں نقط۔حرکات وسکنات نہ تھے، جیسا کہ اس کی تصریح ڈاکٹر محمد بیومی مہران حفظہ اللہ نے اپنی کتاب 'دراسات فی تاریخ العربی القدیم' میں ص۵۴ پر کی ہے۔جب تلفظ میں دشواریاں پیدا ہوئیں تو نقطے اور حرکات وسکنات وجود میں آئے۔

نقط سے مراد حروف معجمہ اور مہملہ میں امتیازی علامات یعنی نقطے ہیں۔نقط پر سب سے پہلا کام حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگرد رشید ابوالاسود الدؤلی رحمہ اللہ [م۶۹ھ] نے کیا جبکہ ابوالاسود رحمہ اللہ کے شاگردوں نصر بن عاصم لیثی رحمہ اللہ [م۸۹ھ] اور یحییٰ بن یعمر ابوسلیمان عدوانی رحمہ اللہ [م۹۰ھ] نے شکل وضبط پر کام کیا۔ان دونوں حضرات کا کام ابتدائی نوعیت کا تھا اور مزید تحقیق وتسہیل کا متقاضی تھا جس کو امام خلیل بن احمد فراہیدی بصری رحمہ اللہ [متوفی ۱۷۰ھ] نے مزید ترقی دی غرض آج تک جو کام ضبط وشکل میں موجود ہے وہ امام خلیل رحمہ اللہ ہی کا ہے۔مزید تفصیل کے لیے الشیخ عبدالفتاح القاضی مصری رحمہ اللہ کی 'تاریخ المصحف الشریف' کا مطالعہ ازحد مفید ہوگا۔

رسم عثمانی کو خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منسوب کرنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے اپنے دورِ خلافت میں مسلمانوں میں اختلاف قراءات شاذہ وغیر فصیح کو ختم کرنے کے لیے بڑے اہتمام اور شان سے مصاحف تحریر کرائے اس لیے اس رسم کو آپ کے نام 'رسم عثمانی' سے موسوم کیا گیا۔

یہ مصاحف کتنے تھے۔علامہ جزری رحمہ اللہ [متوفی ۸۳۳ھ] 'النشر فی القراء ات العشر' میں فرماتے ہیں کہ ان کی تعداد آٹھ تھی جو مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ، بصرہ، کوفہ، دمشق، بحرین، یمن اور ایک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ذاتی نسخہ مصحف امام تھا جبکہ ابن عاشر رحمہ اللہ [متوفی ۷۶۵ھ] فرماتے ہیں کہ زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ مصاحف تعداد میں چھ ہیں یعنی مکی، مدنی، شامی، بصری، کوفی اور مصحف امام۔

آپ کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ ازمنہ وسطیٰ میں ہاتھ سے کتب لکھی جاتی تھیں اور پھر ان کی بہت سی نقول بڑی چابک دستی سے تیار کی جاتیں اور پورے عالم اسلام میں پھیل جاتی تھیں۔قرآن حکیم کو بھی اسی طرح ہاتھ سے لکھا جاتا بڑے بڑے خوبصورت لکھنے والے کاتبین اس میں نمایاں ہوکر سامنے آئے جنہوں نے قرآن حکیم کی کتابت میں اپنے جوہر دکھائے۔مگر پرنٹنگ مشین کی ایجاد نے طباعت کے میدان میں ایک انقلاب برپا کردیا۔ہاتھ سے لکھے جانے والے قرآن جو بمشکل سینکڑوں کی تعداد میں ہوتے تھے وہ پرنٹنگ مشین کی بدولت لاکھوں کی تعداد میں چھپنے لگے۔قرآن حکیم پہلی مرتبہ پرنٹنگ مشین پر کب چھپا اس کے متعلق ڈاکٹر یحییٰ محمود جنید حفظہ اللہ اپنے مضمون "تاریخ طباعة القرآن الکریم باللغة العربیه فی أوربا فی القرنین السادس عشر والسابع عشر المیلادیین" جو کہ مجلّہ 'عالم کتب' کے ستمبر/اکتوبر ۱۹۹۴ء میں چھپا ہے، میں تحریر کرتے ہیں کہ پہلی مرتبہ قرآن حکیم ہمبرگ جرمنی میں ۱۶۹۴ء میں چھپا۔

قرآن کی اس پہلی مشینی طباعت میں رسم عثمانی کا اہتمام نہیں کیا گیا تھا، اس لیے علماء اسلام کی متفقہ طور پر یہ رائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی کہ عامۃ المسلمین اس کے پڑھنے سے احتراز کریں اور اس کو اپنے زیر مطالعہ بالکل نہ رکھیں۔ عامۃ المسلمین کی اس بے اعتنائی کی وجہ سے بعدازاں اس کو تلف کردیا گیا۔ اس کے بعد بھی دیارِ مغرب کے نام نہاد مفکر اور مستشرقین قرآن حکیم کو اپنی مرضی کے مطابق چھاپتے رہے، لیکن چونکہ وہ رسم عثمانی اور دیگر علماء رسم کی مقرر کردہ قواعد وضوابط کے مطابق نہیں ہوتے تھے لہٰذا عامۃ المسلمین میں پذیرائی حاصل نہ کرسکے۔ ڈاکٹر یحییٰ محمود جنید ﷾ اپنے اسی مضمون میں لکھتے ہیں کہ ۱۷۸۷ء میں روس کے شہر سینٹ پیٹرز برگ میں مولائی عثمان نے قرآن کی طباعت کا اہتمام کیا، جس کو پھر ۱۸۴۸ء میں قازان سے محمد شاکر مرتضیٰ اوغلی نے دوبارہ چھاپا۔ اس قرآن میں رسم عثمانی کا التزام کیا گیا تھا۔ اس کے صفحات کی تعداد ۴۶۶ تھی، مگر اس میں بھی عدد آیات کا اہتمام نہ کیا گیا اور علامات وقف بھی بین السطور دی گئی تھیں۔

فوزی سالم عفیفی ﷾ اپنی کتاب نشأة وتطور الكتابة الخطية العربية ودورها الثقافي والاجتماعي میں اور عبدالعزیز الدالی ﷾ اپنی کتاب الخطاطة مطبوعه مکتبه الخانجی مصر میں لکھتے ہیں کہ نپولین بونا پارٹ جب ۱۷۹۷ء میں مصر پر حملہ آور ہوا تو وہ اپنے ساتھ تین پرنٹنگ مشینیں بھی لایا، جس کے لانے کا بنیادی مقصد اپنے خیالات و افکار کی نشرواشاعت تھی۔ اس طرح مصر میں پرنٹنگ پریس کا رواج ہوا۔ بعدازاں مصر میں بہت سے مطابع اور پریس وجود میں آئے، جن میں ایک مشہور اور نامور نام 'المطبعة الأميرية' بھی تھا۔ اسی مطبع نے ایک مصحف رسم عثمانی اور دیگر اوضاع کتابت کے مطابق بڑے اہتمام سے چھاپا، جس کا نام 'المصحف الأميرية' تھا۔ اس مصحف کی راقم نے اپنے استادگرامی قدر استاذ القراء الشیخ قاری مقری اظہار احمد تھانوی ؒ سے بڑی تعریف سنی مگر نہ تو یہ باوجود تلاش بسیار کے دستیاب ہوا اور نہ ہی اس کے متعلق معلوم ہوا کہ اس پر تحقیقی کام کرنے والے کون حضرات تھے؟

ڈاکٹر سہیل صابان ﷾ اپنی کتاب إنشاء المطبعة العربية ومطبوعاته میں تحریر کرتے ہیں کہ ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۸۹۰ء میں "المطبعة البهية القاهره" نے ایک مصحف بڑے اہتمام سے طبع کیا جس میں رسم عثمانی اور وقوف قرآنی کا بڑا اہتمام کیا گیا تھا اس مصحف میں رسم اور ضبط کے لیے امام ابوعمرو وعثمان دانی ؒ [متوفی ۴۴۴ھ] کی 'المقنع' اور امام ابوداؤد ؒ [متوفی ۴۹۶ھ] کی 'کتاب التنزيل' سے استفادہ کیا گیا تھا یہ تحقیقی کام مشہور ماہر رسم اور ماہر تجوید وقراءات الشیخ رضوان بن محمد الشهير المخلّلاتی ؒ [متوفی ۱۳۱۱ھ] کی زیرنگرانی ہوا اور اس کی مجلس قائمہ میں الشیخ محمد علی خلف الحسینی المعروف الحداد، الشیخ حفنی ناصف ؒ، الشیخ مصطفیٰ عنانی ؒ، الشیخ احمد الاسکندری ؒ جیسے نامور ماہرین فن شامل تھے اور اس مصحف کی کتابت الشیخ محمد علی خلف الحسینی ؒ نے کی۔

بعدازاں ایک مصحف مشائخ جامع ازہر کی تحقیق سے مراقبة البحوث الثقافة الاسلامية نے ۱۹۶۲ء میں شائع کیا جس کے رئیس لجنہ استاذ عظیم الشیخ عبدالفتاح القاضی ؒ تھے اور ان کے معاونین میں الشیخ محمود خلیل حصری ؒ، الشیخ علی مرعی ؒ، الشیخ محمد سالم المحیسن ؒ، الشیخ محمد سلیمان صالح ؒ، الشیخ عبدالعظیم الخیاط ؒ، الشیخ عبدالرؤف محمد سالم ؒ اور محمد صادق القمحاوی ؒ تھے۔ اس قرآن کے ۵۲۲ صفحات ہیں۔ اس قرآن کی کچھ نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں: اس قرآن کریم کے ہر صفحہ میں پندرہ سطریں ہیں۔ ہر صفحہ پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت کے مکمل ہونے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

سورۃ الروم میں کلمہ ضُعفٍ جو پاکستانی مصاحف میں ضاد کے ضمہ سے ہے اس مذکورہ مصحف میں ضاد کے زبر سے ضَعفٍ ہے۔ یاد رہے کہ اگر کسی لفظ کی قراءت میں دو وجوہ ہیں اور دونوں صحیح اور متواتر ہوں اور ان میں سے ایک قراءت تو مشہور ہو اور دوسری قراءت متروک عندالقراء ہو تو دوسری قراءت کا لکھنا اور پڑھنا ضروری ہوتا ہے۔

نیز مذکورہ مصری مصحف میں پاروں کے افتتاح میں بھی درج ذیل اختلاف ہے۔

پاکستان مصاحف میں چوتھا پارہ لَنۡ تَنَالُوۡا سے شروع ہوتا ہے جبکہ مذکورہ مصری مصحف میں کُلُّ الطَّعَام سے شروع ہوتا ہے۔ ساتواں پارہ پاکستانی مصاحف میں وَإِذَا سَمِعُوۡا سے شروع ہوتا ہے مذکورہ مصحف میں لَتَجِدَنَّ سے شروع ہوتا ہے۔ گیارہواں پارہ پاکستانی مصاحف میں یَعۡتَذِرُوۡنَ سے شروع ہوتا ہے جبکہ مذکورہ مصحف میں إِنَّمَا السَّبِيۡلُ سے شروع ہوتا ہے۔ بیسواں پارہ پاکستانی مصاحف میں أَمَّنۡ خَلَقَ سے شروع ہوتا کہ جبکہ مذکورہ مصحف میں فَمَا كَانَ جَوَابَ سے شروع ہوتا ہے۔ اکیسواں پارہ پاکستانی مصاحف میں اُتۡلُ مَا اُوۡحِیَ سے شروع ہوتا ہے جبکہ مذکورہ مصحف میں وَلَا تُجَادِلُوۡا سے شروع ہوتا ہے۔ تیئسواں پارہ پاکستانی مصاحف میں وَمَالِیَ سے شروع ہوتا ہے جبکہ مذکورہ مصحف میں وَمَا اَنۡزَلۡنَا سے شروع ہوتا ہے۔

اسی طرح سورتوں کے ناموں میں بھی اختلاف ہے جو درج ذیل ہے: سورہ بنی اسرائیل کا نام سورۃ الاسراء درج ہے۔ سورۃ القصص کا نام سورۃ قصاص درج ہے۔ سورۃ الدھر کا نام سورۃ الانسان درج ہے۔ سورۃ الزلزال کا نام سورۃ الزلزلہ درج ہے اور سورۃ اللّھب کا نام سورۃ المسد درج ہے۔

اس مصحف میں علامات وقوف ج، لا، ج، صلے، قلے اور وقف معانقہ کی علامت والے تین نقطے (،   ) کو اختیار کیا گیا ہے۔ نیز اس مصحف میں ہر سورت کے شروع میں سورت کا نام اور آیات کی تعداد، سورت کا مدنی یا مکی ہونا اور سورت کا نمبر شمار اور نزول کی ترتیب والا نمبر بھی بیان کیا گیا ہے نیز یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ سورت کس سورت کے بعد نازل ہوئی ہے۔

پھر ایک قرآن حکیم مجمع البحوث والثقافة الاسلامية ازہر والوں نے ہی ۱۹۷۹ء میں طبع کرایا جس میں جامع ازہر کے مشائخ نے کام کیا تھا۔ جن میں الشیخ محمود خلیل حصری رحمہ اللہ، رئیس الجنہ اور ان کے معاونین میں الشیخ احمد علی مرعی رحمہ اللہ، الشیخ رزق حبہ رحمہ اللہ، الشیخ عبدالصبور سعدنی رحمہ اللہ، الشیخ محمد صادق القَمْحاوی رحمہ اللہ، الشیخ محمود حافظ برانق رحمہ اللہ اور الشیخ محمود طنطاوی رحمہ اللہ شامل تھے۔

اس قرآن حکیم کی کچھ نمایاں خصوصیات یہ ہیں کہ اس قرآن کریم کے ہر صفحہ میں بھی پندرہ سطریں ہیں، ہر صفحہ پر آیت کے مکمل ہونے کا اہتمام کیا گیا اس مصحف میں بھی ضَعۡفٍ فتح کے ساتھ تحریر ہے۔

اس مصحف میں بھی مذکورہ بالا مصحف کی طرح پاروں کے افتتاح میں وہی اختلاف ہے۔ اسی طرح سورتوں کے اسماء میں بھی تقریباً وہی اختلاف ہے نیز علامات وقوف بھی مؤخر الذکر مصحف کے مانند ہی ہیں۔ اس مصحف کے کل صفحات ۵۲۸ ہیں۔ یہ مصحف سعودیہ میں بھی طبع ہوا اور بلا قیمت تقسیم کیا گیا۔

سعودی عرب میں مصحف کی طباعت کا کام سب سے پہلے الاستاذ محمد سعید عبدالمقصود رحمہ اللہ جو مطبعة اُم القریٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المکة المکرمة کے مدیر تھے، ان کی ذاتی دلچسپی سے شروع ہوا جس کو مصحف مکة المکرمة کا نام دیا گیا۔
پھر ایک مصحف جس کی کتابت مشہور ومعروف خطاط محمد طاہر الکردی رحمہ اللہ نے ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۵ء میں قواعد رسم عثمانی کو مدنظر رکھ کر کی تھی، تحریر کیا اس پر جس لجنہ نے کام کیا۔ اس میں الشیخ السید احمد حامد التیجی رحمہ اللہ، استاذ علم قراءات مدرسة الفلاح مکہ مکرمہ، الشیخ عبد طاہر ابو السمع رحمہ اللہ، امام وخطیب مسجد حرام، الشیخ محمد احمد شطار رحمہ اللہ اور الشیخ ابراہیم سلیمان النوری رحمہ اللہ شامل تھے۔ بعدازاں اس کی مزید تصدیق کے لیے اسے مشائخ ازہر کے پاس روانہ کیا گیا اور اس وقت کے مشہور عالم رسم وقراءات شیخ القراء والمقاری الشیخ علی محمد الضبّاع مصری رحمہ اللہ نے اس میں مزید تصحیح اور وضع رسم کا اہتمام کیا۔ آخر کار یہ ۱۳۶۸ھ میں بڑے سائز میں طبع ہوا۔ بعدازاں اس کو چھوٹے سائز میں بھی طبع کیا گیا۔

یہاں تک یہ ایک مختصر سا جائزہ آپ کے سامنے میں نے مختلف ادوار میں چھپنے والے مصاحف کا رکھا ہے۔

محرم ۱۴۰۳ھ میں خادم الحرمین الشریفین الملک فہد بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ایک فرمان جاری کیا، جس میں کہا گیا تھا کہ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے اوپر یہ ایک اہم دینی فریضہ عائد ہوتا ہے کہ ہم قرآن حکیم کی ایک ایسی طباعت کا اہتمام کریں جس میں قرآن حکیم کے شایان شان اور اغلاط سے بالکل مبرا اور رسم عثمانی اور دیگر فنی اوضاع کا اہتمام کیا جائے۔

یہ ایک بڑا حسین اتفاق تھا کہ جس طرح خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور خلیفہ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مدینة الرسول کو قرآن کی نشر واشاعت کا مرکز بنایا، اسی طرح المملکة العربیة السعودیة نے بھی قرآن کی طباعت کے لیے مدینہ منورہ کا انتخاب کیا۔

اس اِدارے کا ماہ صفر ۱۴۰۵ھ مطابق ۳۰ را کتوبر ۱۹۸۴ء کو شاہ فہد مرحوم نے سنگ بنیاد رکھا، جس کا نام مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشریف رکھا گیا، جو وزارت حج واوقاف کے ماتحت ایک ادارہ تھا۔

اس ادارے کا اہم اور بنیادی ہدف یہ تھا کہ مختلف روایات وقراءات متواترہ جو مختلف اسلامی ممالک میں پڑھی پڑھائی جاتی ہیں، ان کے مطابق مصاحف کی طباعت کا اہتمام کیا جائے، چنانچہ سب سے پہلے روایت حفص کے مطابق قرآن پر کام ۱۴۰۴ھ میں شروع کیا گیا اور اس کے لیے جو لجنہ بنائی گئی اس کے رئیس ڈاکٹر عبدالعزیز بن عبدالفتاح القاری حفظہ اللہ تھے اور نائب رئیس ڈاکٹر علی بن عبدالرحمن الحذیفی حفظہ اللہ تھے، جبکہ معاونین میں الشیخ عامر بن السید عثمان رحمہ اللہ، ڈاکٹر عبدالعظیم بن علی الشناوی رحمہ اللہ، الشیخ محمود بن سیبویہ البدوی رحمہ اللہ، استاذی وشیخی عبدالفتاح بن السید بن عجمی المرصفی رحمہ اللہ، الشیخ محمود بن عبدالخالق جادو رحمہ اللہ، الشیخ عبدالرافع بن رضوان بن علی حفظہ اللہ، الشیخ عبدالرازق بن علی بن ابراہیم موسیٰ رحمہ اللہ، الشیخ عبدالحکیم بن عبدالسلام خاطر رحمہ اللہ، ڈاکٹر عبدالعزیز بن محمد بن عثمان، الشیخ عبداللہ بن عبدالرحمن العبادی، الشیخ رشاد بن مرسی طلبہ، الشیخ فرغل بن سید فرج، الشیخ عبداللہ بن ردن البدراح اور الشیخ عبدالرحمن بن عبداللہ بن عقیل جیسی نامور ہستیاں شامل تھیں۔

یہاں میں بڑے فخر سے یہ بات بیان کرنا چاہوں گا کہ الجامعة الاسلامیة میں پڑھنے کے دوران میں نے ان میں سے اکثر شیوخ سے خوب خوب استفادہ کیا۔ خصوصی طور پر استاذی وشیخی عبدالفتاح بن السید بن عجمی المرصفی رحمہ اللہ سے الحمدللہ باقاعدہ طور پر مکمل قراءات سبع، قراءات ثلاثہ، عشرہ صغریٰ اور عشرہ کبریٰ پڑھ کر اجازت حاصل کی۔

اس مصحف کو بعدازاں سرکاری طور پر مصحف المدینة النبویة کا نام دیا گیا۔ یہ مصحف ان حضرات کی شبانہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روز کوششوں سے جمادی الاولی ۱۴۰۵ھ کو منظر عام پر آیا۔ اس مصحف کو لجنہ کے اراکین نے فرداً فرداً پانچ مرتبہ پڑھا، جس میں سے تین مرتبہ تو متن قرآنی کی صحت کا اہتمام کیا گیا، چوتھی مرتبہ رسم عثمانی کے خلاف رہ جانے والی اغلاط کو دور کرنے کا اہتمام کیا گیا اور پانچویں مرتبہ اس کے اَوقاف کو ترتیب دینے کے لیے پڑھا گیا۔ اس مصحف کا تعارف کراتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اس مصحف کا ضبط روایت حفص بن سلیمان ابن مغیرہ الاسدی الکوفی رحمہ اللہ کے مطابق ہے، جو کہ امام عاصم بن ابی النجود الکوفی التابعی رحمہ اللہ کی قراءت ہے۔

مصحف المدینة کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

اس قرآن کریم کے کل صفحات کی تعداد ۶۰۴ ہے، ہر صفحہ آیت پر شروع ہوتا ہے اور آیت پر ہی ختم ہوتا ہے، شروع میں سرورق کے تین صفحات بغیر نمبروں کے ہیں اور آخر میں بھی حروف ابجد کے حساب سے نمبر لگا کر سترہ اضافی صفحات لگائے گئے ہیں، جس میں اس مصحف کا تعارف، اس کی خصوصیات، اس مصحف کو خوب سے خوب تر کرنے کے لیے فن کی جن کتب اور مراجع سے رجوع کیا گیا کا مختصر بیان ہے۔ بعدازاں پھر اِصلاحات ضبط کا بیان ہے، جس پر راقم آگے تفصیل سے روشنی ڈالے گا۔

بعدازاں علامات وقف کی تشریح و توضیح کی گئی ہے۔ اس کے بعد اس مصحف کی لجنہ کا تعارف کرایا گیا ہے اور اس تعارف کے آخر میں اراکین لجنہ کے دستخط ثبت ہیں۔

اس کے بعد دو صفحات پر فہرس اسماء سور بیان کی گئی ہے، جس میں ہر سورت کا مکی یا مدنی ہونا بھی بیان کیا گیا ہے اور ان اضافی صفحات کے سب سے آخری صفحہ پر سن طباعت یعنی ۱۴۰۹ھ اور کاتب مصحف عثمان طہٰ کا نام وغیرہ درج ہے۔

پاکستانی مصحف سے پاروں کے ناموں میں اختلاف وہی ہے، جو اوپر مصاحف کے سلسلے میں بیان ہوا اور اسی طرح سورتوں کے اسماء کا اختلاف بھی وہی ہے جو اوپر مذکور ہو چکا ہے۔ کلمہ ضَعف ضاد مفتوحہ سے درج ہے۔ پاکستانی مصاحف میں رکوعات کا رواج ہے، جبکہ مشرق وسطیٰ میں طبع ہونے والے قرآن کے تمام نسخوں میں احزاب درج کئے جاتے ہیں۔ مصحف مدینہ میں بھی پورے قرآن کو ساٹھ احزاب میں تقسیم کیا گیا ہے پھر ہر حزب کے چار حصے مزید کئے گئے ہیں یعنی ربع الحزب، نصف الحزب اور ثلث الحزب'

اس کے حروف ہجاء کو امام ابوعمرو الدانی رحمہ اللہ اور امام ابوداؤد سلیمان بن نجاح رحمہ اللہ کے مطابق رکھا گیا ہے اور ساتوں مصاحف عثمانیہ، جو کہ خلیفہ راشد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بصرہ، کوفہ، شام، مکہ اور مدینہ نیز وہ مصحف جو ان کا اپنا ذاتی تھا اس کے مطابق رسم کا خیال رکھ کر ترتیب دیا گیا ہے، جبکہ ضبط کے لیے ''الطّراز علی ضبط الخراز'' از امام التنیسی رحمہ اللہ اور امام خلیل بن احمد فراہیدی رحمہ اللہ کی وضع کردہ علامات کو اختیار کیا گیا ہے۔

ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہاں علم ضبط اور اس کی اصطلاحات کا بھی تعارف کرا دیا جائے۔

'علم رسم' کے ساتھ ایک علم، 'علم ضبط' بھی ہے، جس کا لغوی مطلب ہے: ضبطه، ضبطا و ضباطةً یعنی چمٹنا، غلبہ پانا، قوی ہونا، پوری طرح حفاظت کرنا، مضبوط کرنا، صحیح کرنا، کتاب پر حرکات لگانا۔

کلمہ ضبط قرآن مجید کو پکا یاد کرنے میں بھی استعمال کیا گیا ہے اور قرآن کریم پر حرکات وسکنات مدات شدات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگانے کو بھی ضبط کہا گیا ہے۔علم الرسم توقیفی ہے۔بخلاف علم الضبط کے کہ وہ توقیفی نہیں ہے۔اسی لیے عرب وعجم و بلاد مغرب میں مروج ضبط کی بعض علامات ایک دوسرے سے مختلف بھی ہیں۔

علم الرسم کے قواعد تو ان مصاحف سے حاصل کئے گئے ہیں، جو مصاحف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں لکھوا کر یمن، بحرین، بصرہ، کوفہ، شام، مکہ، مدینہ بھجوائے اور ایک مصحف جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنا ذاتی پڑھنے کے لیے رکھا تھا،مگر علم ضبط کے قواعد علماء نے ”الطّراز علی ضبط الخراز“ از امام التنیسی رحمہ اللہ کی کتاب سے حاصل کئے ہیں۔مشارقہ اور مغاربہ اور اندلس وغیرہ اسی کتاب کے مطابق اپنے مصاحف کو ضبط کرتے ہیں۔

اِصطلاحات ضبط

الصفر المستدیر :(o)

یہ حرف علت پر لکھا جاتا ہے جو نہ وقفاً پڑھے جاتے ہیں اور نہ وصلاً، جیسے يَتْلُوا۟ صُحُفًا ، مِن نَّبَإِي۟ الْمُرْسَلِينَ ، بَنَيْنَٰهَا بِأَيْي۟دٍ وغیرہ

ہمارے پاکستان میں بعض مصاحف میں اس طرح کے کلمات پر کوئی نشان نہیں اور بعض پر اس سے مختلف (o) گول نشان ہے۔

الصفر المستطیل القائم:(o)

یہ علامت ایسے وقف کے اوپر لکھی جاتی ہے، جس کے بعد حرف متحرک ہوگا اور اس الف کے زیادہ ہونے پر دلالت کرے گا۔ وصل کی حالت میں یہ الف نہیں پڑھا جائے گا۔وقف کی حالت میں پڑھا جائے گا، جیسے أَنَا۠ خَيْرٌ، لَّٰكِنَّا۠ اگر اس کے بعد حرف ساکن ہوگا تو اس الف پر کوئی علامت نہیں لگائی جائے گی، جیسے أَنَا النَّذِيرُ۔

اس کا حکم یہ ہے کہ وصلاً نہیں پڑھا جائے گا، وقفاً پڑھا جائے گا۔

بعض پاکستانی مصاحف میں اس طرح کے کلمات پر بھی کوئی نشان نہیں ہوتا اور بعض مصاحف میں اس طرح کا گول نشان (o) ہوتا ہے۔

راس خآء صغیره (حـ):

خ کا چھوٹا سرا بغیر نقطے کے حرف کے اوپر ہوگا اور یہ حرف کے ساکن ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ یہ بڑی وضاحت کے ساتھ پڑھا جائے گا، جیسے مِنْ خَيْرٍ ، وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ، قَدْ سَمِعَ ، أَوَعَظْتَ ، وَخُضْتُمْ.

اور جب اس حرف کا دوسرے حرف میں ادغام کیا جائے گا تو سکون نہیں لکھا جائے گا، بلکہ مدغم فیہ مشدد لکھا جائے گا، جیسے أُجِيبَت دَّعْوَتُكُمَا ، يَلْهَث ذَّٰلِكَ ، وَقَالَت طَّآئِفَةٌ ، وَمَن يُكْرِههُّنَّ۔ اور أَلَمْ نَخْلُقكُّمْ میں جزم لکھنا اور نہ لکھنا دو وجہیں ہیں، لیکن جزم نہ لکھنا زیادہ راجح ہے۔جن حروف کا ادغام ناقص کیا جاتا ہے، وہاں مدغم پر جزم نہیں لکھی جاتی اور مدغم فیہ پر شد نہیں لکھی جاتی ہے، جیسے مَن يَقُولُ ، مِن وَالٍ ، فَرَّطتُمْ ، بَسَطتَ۔

اور اسی طرح نون اور میم کے اخفاء میں بھی وہ حروف سکون سے خالی رہے گا، جیسے مِن تَحْتِهَا ، مِن ثَمَرَةٍ ، إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ

ہمارے پاکستانی مصاحف میں جزم ذرا مختلف ہوتا ہے اور ادغام تام یا ناقص کیا جائے تو مدغم پر جزم اور مدغم فیہ پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شد ڈالی جاتی ہے اور اسی طرح نون میم مخفات میں بھی نون میم پر جزم ڈالی جاتی ہے۔

میم صغیرہ

چھوٹی سی میم لکھی جاتی ہے جہاں نون ساکن ونون تنوین کے بعد باء آئے، جیسے عَلِيمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُورِ، جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا اور تنوین کی بجائے صرف ایک حرکت لکھی جائے گی۔ پاکستانی مصاحف کا ضبط اس طرح ہے کہ نون ساکن ونون تنوین کے بعد اگر باء آجائے تو وہاں چھوٹی سی میم لکھی جاتی ہے اور تنوین کی دونوں حرکات لکھی جاتی ہیں۔

ترکیب الحرکتین......

جب نون تنوین کے بعد حرف حلقی میں اظہار ہو تو اس وقت تنوین کی دو زبر، دو زیر، دو پیش بالکل مساوی لکھتے ہیں، جیسے سمیعٌ علیمٌ، وَلَا شَرَابًا إِلَّا، وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ہمارے ہاں بھی ضبط اسی طرح ہے۔

اور تنوین کی حرکات کو فرق کے ساتھ لکھا جائے گا، جبکہ نون تنوین کا ادغام تام کیا جائے گا اور وہاں مدغم فیہ پر شد بھی ڈالی جائے گی، جیسے خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ، غَفُورًا رَّحِيمًا، يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ اور اسی طرح تنوین کو فرق کے ساتھ لکھا جائے گا، جب تنوین کا ادغام ناقص ہوگا یا اخفا کیا جائے گا مدغم فیہ پر شد نہیں ڈالی جائے گی، جیسے وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ، رَحِيمٌ وَدُودٌ، شِهَابٌ ثَاقِبٌ، سِرَاعًا ذَٰلِكَ، بِأَيْدِي سَفَرَةٍ كِرَامٍ۔

ہمارے پاکستانی مصاحف میں ضبط اس طرح ہے کہ تنوین میں حرکات ثلاثہ کو پورے قرآن میں ایک ہی طرح لکھا جاتا ہے۔ مدغم نون تنوین کا اگر ادغام تام یا ناقص کیا جائے تو مدغم فیہ پر شد ضرور ڈالی جاتی ہے۔

الحروف الصغیرة

بعض حروف بالکل چھوٹے لکھے جاتے ہیں۔ یہ رسم میں علیحدہ ہوتے ہیں جو کہ مصاحف عثمانیہ میں رسم میں نہیں لکھے جاتے اور پڑھنے کے لیے انہیں لکھا جاتا ہے، جیسے ذَٰلِكَ الْكِتَٰبُ، إِنَّ وَلِـِّۧيَ اللهُ، إِۦلَٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ، وَكَذَٰلِكَ نُـۨجِي الْمُؤْمِنِينَ

نوٹ: علماء ضبط اس قسم کے حروف سرخ روشنائی سے لکھتے تھے، لیکن اب چھپائی میں مشکل پیش آتی ہے اور ایک ہی رنگ پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ پاکستانی ضبط اس طرح ہے کہ ذٰلك، اٖلفهم وغیرہ میں حروف پر صرف کھڑا زبر، کھڑی زیر یا الٹا پیش لکھا جاتا ہے۔ باقی کلمات کا ضبط اسی طرح ہے کہ ان پر چھوٹا سا حرف لکھا جاتا ہے۔

اگر حروف اصلیہ کتابت کے اندر نہ پڑھے جا رہے ہوں تو ان کے نائب لگائے جاتے ہیں۔ الصلوٰۃ میں کھڑا زبر ڈالا ہے واؤ نہیں پڑھا جا رہا۔ الرِّبٰوا، وَاللهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ میں صاد لکھا ہے اور اس کے اوپر چھوٹا سا سین لکھا ہے، جبکہ پڑھا سین جاتا ہے۔ اور اگر صاد کے نیچے سین لکھا جائے اس کا مطلب ہوتا کہ صاد اور سین دونوں طرح پڑھنا درست ہے، جبکہ صاد مشہور تر ہے، جیسے أَمْ هُمُ الْمُصَۣيْطِرُونَ۔

(ٓ) یہ مد کا شوشہ دلالت کرتا ہے، اس پر جو اصلی مد سے زیادہ پڑھی جاتی ہو، جیسے الٓمٓ جہاں مد بدل ہو، وہاں اس قسم کا شوشہ نہیں ڈالا جاتا، بلکہ ہمزہ اور اس کے بعد الف لکھا جاتا ہے، جیسے ءَامَنُوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستانی ضبط میں بھی مد کا شوشہ مد اصلی سے زیادہ مد کرنے کے لیے ڈالا جاتا ہے اور بدل میں صرف کھڑا زبر ڈالا جاتا ہے۔

(ہ) ایسا نقطہ جو درمیان سے خالی ہو، جہاں لکھا ہو وہاں امالہ کیا جاتا ہے، جیسے بِسْمِ اللهِ مَجْرٖهَا

یہ علامت بھی پہلے سرخ لکھی جاتی تھی، لیکن اب ایک رنگ میں لکھی جاتی ہے اور یہی علامت لَا تَاْمَنَّا عَلٰی یُوْسُفَ ادغام مع الاشمام کے لیے بھی لکھی جاتی ہے۔ وہاں میم کے بعد اور نون سے پہلے بنائی جاتی ہے۔

پاکستان ضبط میں ایسا کوئی نشان نہیں بنایا جاتا۔

(•) ایسا چار کونوں والا نقطہ جو درمیان سے بند ہو، اس ہمزہ پر دلالت کرتا ہے جس ہمزہ میں تسہیل ہے، جیسے ءَاعْجَمِیٌّ وَّعَرَبِیٌّ ہمارے پاکستانی ضبط میں ایسا کوئی نشان نہیں ہوتا۔

حرف سین اسی کلمہ پر لکھا جاتا ہے، جن کلمات میں سکتہ کیا جاتا ہے، جیسے عِوَجًا س قَیِّمًا (سورۃ الکھف)، مِنْ مَّرْقَدِنَا س (سورۃ یٰس)، مَنْ س رَاقٍ (سورۃ القیامہ)، بَلْ س رَانَ (سورۃ المطففین)

پاکستانی ضبط میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔

مَالِیَهْ س هَلَكَ سورۃ الحاقہ میں دو وجہیں ہیں۔ اظہار مع السکت اور ادغام۔

پاکستانی ضبط میں ایسی کوئی علامت نہیں ہوتی

(و) واؤ چھوٹی سی لکھی جاتی ہے، جہاں ہائے ضمیر پر قاعدہ کے موافق ضمہ پر صلہ کیا جا رہا ہو۔

(ے) جس ہاء پر قاعدہ کے موافق کسرہ پر صلہ کیا جا رہا ہو وہاں چھوٹی سی یاء لکھی جاتی ہے۔ اگر صلہ کے بعد ہمزہ ہو تو اس 'وْ'، 'یْ' پر چھوٹی سی مد بھی لکھی جاتی ہے، جیسے اِنَّ رَبَّهٗ، كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا، وَاَمْرُهٗ اِلَى اللهِ، وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَا اَمَرَ اللهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ۔

پاکستانی ضبط میں کھڑی زیر اور الٹا پیش لکھا جاتا ہے۔ ہائے ضمیر کے ماقبل یا مابعد اگر کوئی حرف ساکن ہو تو وہاں ہائے ضمیر میں صلہ نہیں ہوتا، مگر ہمارے مصاحف میں دو جگہ صلہ لکھا ہوا ہے: بِهِ انْظُرْ (الانعام)، شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهِ اجْتَبٰهُ (النحل)۔ ان دونوں جگہ ہائے ضمیر میں عدم صلہ ہے۔ یاد رہے کہ ان دونوں مواقع پر ہمارے پاکستانی مصاحف میں جو کھڑی زیر کی علامت ڈالی گئی ہے، یہ بالکل غلط ہے۔ وقف کی صورت میں ہاء ساکن ہوگی اور وصل میں ہاء کے نیچے زیر پڑھی جائے گی، لہٰذا صلہ لکھنا درست نہیں۔

ہائے ضمیر کے ماقبل اور مابعد حرف متحرک ہو تو ہائے ضمیر میں صلہ ہوتا ہے، مگر يَرْضَهُ لَكُمْ (الزمر) میں صلہ نہیں ہوتا۔ پاکستانی مصاحف میں بھی ضبط اسی طرح ہے۔

ہائے ضمیر کے ماقبل اگر کسرہ یا یاء ساکنہ ہو تو ہائے ضمیر مکسور ہوتی ہے مگر اَرْجِهْ (الاعراف، الشعراء) اور فَاَلْقِهْ (النمل) میں ہائے ضمیر ساکن ہے۔ پاکستانی مصاحف میں بھی ضبط اسی طرح ہے۔

ہائے ضمیر کے ماقبل یا مابعد کوئی حرف ساکن ہو تو ہائے ضمیر میں صلہ نہیں ہوتا، مگر وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا (الفرقان) میں صلہ ہوتا ہے۔ پاکستانی مصاحف میں ھاء کے نیچے کھڑی زیر ڈالی گئی ہے۔

◉ سورۃ الروم میں لفظ ضَعْفٍ مجرور دو جگہ اور ایک جگہ ضَعْفًا منصوب ضاد کا فتحہ سے اور ضاد کا ضمہ دو وجہیں ہیں یعنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً
جبکہ ہمارے مصاحف میں ضَعف دو جگہ مجرور اور ضَعفا ایک منصوب، تینوں ضاد کے ضمہ سے لکھے ہیں اور حاشیہ میں ضاد کا فتحہ بھی لکھا ہوا ہے۔

- سورۃ النّمل میں ءَ اتٰنِ میں وقفاً امام حفص رحمہ اللہ کے لیے دو وجہیں ہیں:
  ایک اثبات یاء ساکنہ سے یعنی ءَ اتٰنِۦ اور دوسری وجہ نون کے سکون سے۔
- سورۃ الدہر میں لفظ سَلٰسِلَاْ میں بھی وقفاً دو وجہیں ہیں:
  ایک آخر الف کے اثبات سے اور دوسری وجہ آخری الف کے حذف سے۔
  یہاں علم الضبط کا بیان اِختتام پذیر ہوا۔

آیات کا شمار

آیات کا شمار بھی ایک نہایت اہم علم ہے اور اس کی اہمیت کے پیش نظر ایک مختصر تعارف میں اس علم کا بھی کرانا چاہوں گا۔ آیات کے شمار میں اہل مکہ، اہل مدینہ، اہل شام، اہل بصرہ اور اہل کوفہ نے اختلاف کیا ہے، جو اس طرح ہے۔ اہل مدینہ آیات قرآن کی دو تعداد ذکر کرتے ہیں:

1. پہلی تعداد وہ ہے، جس کو امام ابوجعفر یزید بن القَعْقَاع رحمہ اللہ اور امام شیبہ بن نصاح رحمہ اللہ نے قرار دیا ہے۔
2. دوسری تعداد وہ ہے، جسے امام اسماعیل بن جعفر بن ابی کثیر انصاری رحمہ اللہ نے مقرر فرمایا ہے۔

اہل مکہ شمار آیات امام عبداللہ بن کثیر رحمہ اللہ سے لیتے ہیں، جس کو امام مکی رحمہ اللہ مجاہد رحمہ اللہ سے اور امام مجاہد رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سید القراء ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اخذ کرتے ہیں۔

اہل شام کی شمار آیات کو ہارون بن موسیٰ الاخفش رحمہ اللہ نے عبداللہ بن ذکوان رحمہ اللہ سے اور احمد بن یزید حلوانی رحمہ اللہ وغیرہ نے ہشام بن عمار رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے، پھر آگے ابن ذکوان رحمہ اللہ اور ہشام رحمہ اللہ نے ایوب بن تمیم ذماری رحمہ اللہ سے اَخذ کیا ہے، ایوب رحمہ اللہ نے یحییٰ بن الحارث رحمہ اللہ سے اخذ کیا، وہ فرماتے ہیں:

> ''یہی وہ تعداد ہے، جس کو ہم اہل شام کی تعداد آیات مانتے ہیں اور اسی کو مشائخ نے صحابہ کرام کی روایت سے ہم تک پہنچایا ہے اور اسی کو امام عامر شامی رحمہ اللہ نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔''

اہل بصرہ کی تعداد آیات کا مدار عاصم بن الحجاج الجُحْدری رحمہ اللہ کی روایت پر ہے۔ اہل کوفہ جس تعداد کو مانتے ہیں، اس کی نسبت امام حمزہ کوفی رحمہ اللہ، امام کسائی کوفی رحمہ اللہ اور امام خلف بن ہشام رحمہ اللہ سے کی جاتی ہے۔ امام حمزہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہم کو یہ تعداد ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ نے بواسطہ عبدالرحمٰن سلمی رحمہ اللہ سے اور انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سن کر بتلائی ہے۔ جبکہ عدد آیات کے کوفی شمار میں، جو کہ حضرت ابوعبدالرحمٰن بن حبیب سلمی رحمہ اللہ سے وارد ہے اور انہوں نے خلیفہ چہارم علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اخذ کیا ہے، کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ یہ بات امام ابوالقاسم شاطبی رحمہ اللہ، جنہوں نے عدد آیات کے فن کے متعلق اپنے قصیدہ 'ناظمة الزهر' میں قواعد بیان فرمائے ہیں، نے اپنی کتاب 'ناظمة الزهر' میں بیان فرمائی ہے۔ کوفی شمار کے مطابق آیات کی تعداد (٦٢٣٦) چھ ہزار دوسو چھتیس ہیں۔ مصحف المدينة النبوية کے کل صفحات کی تعداد (٦٠٤) چھ سو چار ہے، جبکہ اجزاء، احزاب اور ارباع

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو علامہ الصفاقسی ؒ کی کتاب 'غیث النفع' سے، علامہ شاطبی ؒ کی 'ناظمة الزهر' کی شروحات سے، الشیخ محمد متولی ؒ کی 'تحقیق البیان' سے اور ابوعید رضوان المخللاتی ؒ کی 'ارشاد القراء والکاتبین' سے اخذ کیا گیا ہے، جبکہ سورتوں کے مکی و مدنی کا بیان عمر بن محمد بن عبدالکافی ؒ کی کتاب سے اَخذ کیا گیا ہے۔

وقوف کی علامات اور ان کی نشاندہی اراکین لجنہ نے معانی کو مدنظر رکھ کر خود کی ہے، جس میں اراکین لجنہ نے علمائے وقف والابتداء اور علماء مفسرین کے اقوال کو مدنظر رکھا ہے، جبکہ مواقع سجدات کو کتب احادیث اور کتب فقہ سے اخذ کیا ہے۔ واضح رہے کہ ہمارے پاکستانی مصاحف میں سجدات تلاوت چودہ بیان کئے گئے ہیں، جبکہ مصحف مدینہ میں مکمل پندرہ سجدات بیان کئے گئے ہیں۔

سکتات کے مواقع جو روایت حفص کے مطابق ہیں، وہ امام شاطبی ؒ کی 'حرز الامانی ووجه التهانی المعروف بالشاطبیة' سے اخذ شدہ ہیں۔ بعد ازاں اس مصحف میں استعمال ہونے والی اصطلاحات ضبط کا تعارف اور تشریح دی گئی ہے۔ اسی طرح علامات الوقوف کا بیان ہے، جن میں (م) سے وقف لازم، (لا) سے وقف ممنوع، (ج) سے وقف جائز، (صلے) سے وقف جائز مع کون الوصل اولی، (قلے) سے علامۃ الوقف الجائز مع کون الوقف اولیٰ اور وقف معانقہ کی نشاندہی کی گئی ہے۔

یہاں میں آپ حضرات کے سامنے یہ بات خاص طور پر عرض کروں گا کہ پاکستان میں چھپنے والے قرآن حکیم کے نسخہ جات میں علامات وقوف کی اس قدر بھرمار ہے کہ ایک عام قاری کو ان علامات وقوف کو یاد رکھنا بھی ایک جہد مسلسل کا متقاضی ہے۔ راقم نے ان تمام باتوں کی بڑی تفصیل سے وضاحت اپنی کتاب 'الاهتداء فی الوقف والابتداء' میں کی ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ جس طرح 'مصحف المدینة النبویة' میں بڑی مختصر اور جامع انداز میں علامات وقوف مقرر کی گئی ہیں اسی طرح پاکستان کے مطبوعہ قرآن کے نسخوں میں بھی وہ علامات وقوف اختیار کرنی چاہئے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ 'مصحف المدینة النبویة' ایک ایسا شاہکار ہے جس میں پڑھنے والے کے لیے بہت زیادہ آسانی اور سہولت کا اہتمام کیا گیا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اسی طرز اور نہج پر پاکستان میں بھی اس اہتمام اور شان سے کام ہو اور پھر تمام ناشرین قرآن کو اس بات کا پابند کیا جائے کہ وہ اسی منظور کردہ مصحف کو پرنٹ کریں اور دیگر مختلف النوع کتابت والے مصاحف، جن میں رسم، ضبط اور حتیٰ کہ دیگر بڑی فاش اغلاط ہیں ان کی طباعت حکومت کے حکم پر بند کردی جائے اور پورے پاکستان میں بھی صحت رسم و ضبط کے اعلیٰ معیار پر ایک مصحف رائج ہو جائے۔

'المصحف المدینة المنوره' بروایت حفص کے بعد مجمّع الملك فهد نے اپنی شاندار، دیدہ زیب اغلاط سے پاک اور قواعد رسم الخط اور علامات وقوف اور علامات ضبط کی انہی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے دیگر روایات وقراءات میں سے سب سے پہلے روایت ورش عن الامام نافع مدنی ؒ کے مطابق قرآن طبع کیا۔ روایت ورش مغرب، جزائر، تیونس، موریتانیہ، سینیگال، چاڈ اور نائیجیریا کے علاقوں میں پڑھی پڑھائی جاتی ہے۔ اس مصحف میں بھی قواعدِ رسم عثمانی کا از حد اہتمام کیا گیا۔ اس کا خط مغربی ہے اور آیات کا شمار مدنی اخیر کے مطابق (۶۲۱۴) چھ ہزار دو سو چودہ ہے۔ اس کے صفحات کی مجموعی تعداد (۵۵۹) پانچ سو انسٹھ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعدازاں مجمع کی طرف سے روایت دوری عن امام ابوعمرو بصری رحمہ اللہ کے مطابق قرآن طبع کیا گیا۔ اس مصحف میں بھی قواعد رسم عثمانی کا خاص اہتمام کیا گیا تھا اور ضبط کی علامات امام خلیل بن احمد فراہیدی رحمہ اللہ اوران کے متبعین کے مطابق ہیں۔ یہ روایت مغربی وافریقی ممالک اور سوڈان وغیرہ میں پڑھی پڑھائی جاتی ہے۔اس کی آیات کی تعداد مدنی اوّل کے شمار کے مطابق (۶۲۱۴) چھ ہزار دوسو چودہ ہیں اور صفحات کی تعداد پانچ سو اکیس (۵۲۱) ہیں۔ ہر صفحے کے اختتام پر آیت کا بھی اختتام ہوتا ہے۔ نیز مجمع الملک فہد سے روایت قالون عن الامام نافع مدنی رحمہ اللہ کے مطابق بھی قرآن طبع ہو چکا ہے، جس میں خطِ مغربی کا اہتمام کیا گیا ہے اور قواعد رسم عثمانی کو بھی پیش نظر رکھا گیا ہے۔

ان تمام مصاحف کے علاوہ مجمع کی طرف سے ایک مصحف پاکستان اور برصغیر پاک وہند کے رسم وضبط کے مطابق بھی طبع کیا گیا ہے، جس میں آیات کی تعداد کوفی شمار کے مطابق (۶۲۳۶) چھ ہزار دوسو چھتیس ہیں اور صفحات کی تعداد چھ سو گیارہ ہے۔

راقم الحروف جب آخری مرتبہ سعودی عرب گیا تو مجمّع الملك فهد مدینہ منورہ میں بھی جانے کا موقع ملا اور وہاں معلوم ہوا کہ ان شاء اللہ العزیز قراءات عشرہ متواترہ کی تمام بیس روایات پر قرآن حکیم طبع کئے جائیں گے اور اس سلسلہ میں بڑی تحقیق وتدقیق سے کام جاری ہے۔

دلی تمنا ہے کہ پاکستان میں بھی ہمارے ارباب اختیار اس مذہبی اور علمی فرض کو محسوس کریں اور ایک ایسے مصحف کا اہتمام کریں، جس میں اہل پاکستان کو بھی قواعد رسم عثمانی کے مطابق اور تمام علماء متقدمین کی آراء اور افکار کے مطابق تلاوت کے لیے ایسا شاہکار مصحف میسر آ سکے۔

مراجع ومصادر

① القران الكريم بروايت حفص، مطبوعه مصر ۱۹۶۲ء
② القران الكريم بروايت حفص، مطبوعه مصر ۱۹۷۹ء
③ القرآن الكريم بروايت حفص مطبوعه مجمّع الملك فهد مدينة المنورة السعودية ۱۴۰۵ھ
④ القرآن الكريم بروايت حفص برصغير پاک وہند کے رسم کے مطابق مطبوعه مجمّع الملك فهد مدينة المنورة السعودية ۱۴۲۲ھ
⑤ القرآن الكريم بروايت ورش مطبوعه مجمّع الملك فهد مدينة المنورة السعودية
⑥ القرآن الكريم بروايت قالون مطبوعه مجمّع الملك فهد مدينة المنورة السعودية
⑦ القرآن الكريم بروايت دورى بصرى مطبوعه مجمّع الملك فهد مدينة المنورة السعودية
⑧ القرآن الكريم بروايت قالون بخط المغربى مطبوعه للدار التونسية للنشر
⑨ القرآن الكريم بروايت ورش بخط المغربى مطبوعه مكتبة الرشاد
⑩ القرآن الكريم برواية الدورى مطبوعه دار مصحف افريقيا الخرطوم السودان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتب

① تاریخ الخط العربی وادابه: محمد طاهر الکردی مطابع الفرزدق الریاض،۱۹۸۲ء

② نشأة وتطور الکتابة الخطیة العربیة ودورها الثقافی والاجتماعی:فوزی سالم عفیفی مطبوعه کالة المطبوعات کویت،۱۹۸۰ء

③ الخطاطة (الکتابة العربیة):عبدالعزیز الدالی مطبوعه مکتبة الخانجی ، مصر ، ۱۹۸۰ء

④ تاریخ المصحف الشریف:عبدالفتاح القاضی مکتبة ومطبعة المشهد الحسینی قاهره ، مصر

⑤ المدخل إلی تاریخ نشر التراث العربی:الدکتور محمود محمد الطناحی:مطبعة المدنی القاهره ، مصر

⑥ وجهوده فی انشاء المطبعة العربیة و مطبوعاته: الدکتور سهیل صابان مکتبه الملك فهد الوطنیة الریاض ، السعودیة

⑦ الکتاب تحریره ونشره: الدکتور موریس ابوسعد میخائل مکتبة الملك فهد الوطنیة الریاص ، السعودیة

⑧ الطباعة فی شبه الجزیرة العربیة فی القرن التاسع عشر المیلادی:الدکتور یحییٰ محمود جنید مطبوعه دار اجا الریاص ، السعودیة

⑨ تاریخ طباعة القرآن الکریم باللغة العربیه: الدکتور یحییٰ محمود جنید

⑩ مباحث فی علوم القرآن: الدکتور صبحیی الصالح مطبوعه دارالعلم للملایین بیروت لبنان

⑪ رسم المصحف دراسة لغویة تاریخیة : غانم قدوری الحمد مطبوعه بغداد

⑫ جریدة اُم القریٰ

⑬ تطور کتابة المصحف الشریف وطباعة:دکتور محمد سالم بن شدید العوفی مطبوعه مجمع الملك فهد مدینة المنورة السعودیة

⑭ ایضاح المقاصد شرح عقیلة اتراب القصائد: استاذی فضیلة الشیخ القاری المقری اظهار احمد التهانوی مطبوعه قراءت اکیڈمی،لاہور پاکستان

⑮ عقیلة اتراب القصائد: امام ابوالقاسم فیره بن خلف الشاطبی ، مطبوعہ قراءت اکیڈمی لاہور پاکستان

⑯ النشر فی القراء ات العشر:محمد بن محمد بن محمد أبو الخیر الجزری ، مطبوعه مصر

⑰ دراسات فی تاریخ العربی القدیم:دکتور محمد بیومی مهران

⑱ الاتقان فی علوم القرآن:علامه جلال الدین السیوطی مطبوعه،مکتبہ العلم لاہور پاکستان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ